السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کیا حرام کی کمائی سے حج کیا جاسکتا ہے اور یہ رقم صدقہ خیرات میں خرچ ہوسکتی ہے ؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیل سے جواب عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ۔ (ڈاکٹر ظہور احمد، رحمان کالونی اوکاڑہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء ورسل علیہم الصلوۃ والسلام کو پاکیزہ اشیاء میں سے کھانے اور عمل صالح سر انجام دینے کا حکم دیا ہے اور اہل ایمان کو بھی اس حکم کی پابندی کا آرڈر دیا ہے ۔ حرام اشیاء کے استعمال سے منع کیا ہے ۔ حرام مال سے دیا گیا صدقہ وزکوۃ وغیرہ قبول نہیں کیا جاتا ۔ آج کل لوگ حلال وحرام کی پرواہ کئے بغیر ہر طرح کا مال استعمال کئے جا رہے ہیں ۔ مساجد ومدارس تک لوگ سود یا رشوت وغیرہ کی حرام کمائی استعمال کرنے سے دریغ نہیں کرتے ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ) (بخاری بحوالہ مشکوۃ کتاب البیوع 2761)

لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ آدمی اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ جو چیز اس نے لی ہے وہ حلال میں سے ہے یا حرام میں سے "، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات بالکل سچی ثابت ہو رہی ہے لوگ حلال وحرام کی" پرواہ کئے بغیر ہر قسم کا مال ومتاع استعمال کر رہے ہیں ۔ مساجد ومدارس کی تعمیر، صدقہ وخیرات، حج وجہاد جیسے پاکیزہ کاموں میں حرام کی کمائی صرف کر رہے ہیں حالانکہ مشرکین مکہ نے جب مسجد حرام کی تعمیر کی تو اس وقت ابو وہب بن عابد بن عمران بن مخزوم نے قریش سے کہا:

(تم اس مسجد کی تعمیر میں اپنے پاکیزہ مال سے ہی خرچ کرو اور اس میں زانیہ عورت کی کمائی، سودی رقم اور دیگر کسی قسم کے ظلم سے حاصل کی ہوئی رقم صرف نہ کرو ۔ (فتح الباری 3/444

تعجب وحیرانگی ہے کہ مکہ کے لوگ مشرک ہو کر بیت اللہ کی تعمیر میں حرام کی کمائی ہوئی دولت صرف کرنے کو تیار نہیں جبکہ عصر حاضر میں لوگ مسلمان ہو کر حرام کی کمائی اپنی عبادات پر صرف کر رہے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ خود پاک وصاف ہے اور پاکیزہ چیز ہی قبول کرتا ہے ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے وہ صرف پاک چیز ہی قبول کرتا ہے اور بلاشبہ اللہ نے مومنوں کو اسی بات کا حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو دیا ہے ۔ اللہ کا ارشاد ہے اے رسولو! پاکیزہ اشیاء میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو ۔ ((المومنون: 56) اور فرمایا اے ایمان والو پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطاء کیں ۔ (بقرہ: 172

پھر ایک آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے اس کے بال بکھرے ہوئے غبار آلود ہیں آسمان کی طرف ہاتھ پھیلا کر کہتا ہے اے میرے رب اے میرے رب حالانکہ اس کا کھانا حرام اور اس کا پینا حرام اور اس کا لباس حرام اور (وہ حرام غذا دیا گیا ہے تو اس کی دعا کہاں قبول ہوگی ؟ (مسلم بحوالہ مشکوۃ 2760

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پاکیزہ اور حلال اشیاء ہی قبول ہوتی ہیں جس آدمی نے حرام اشیاء استعمال کی ہوں، کھانا پینا لباس وغیرہ تو اس کی دعا اللہ کے ہاں قبول کیسے ہوتی ہے لہذا حرام مال سے صدقہ وخیرات، حج وغیرہ ادا نہیں کرنا چاہیے ۔ حرام مال بربادی اعمال کا سبب ہے اس سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب الحج، صفحہ: 275

محدث فتویٰ